Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 02, **Issue** 02, July-December 2023, **PP**: 290-297
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

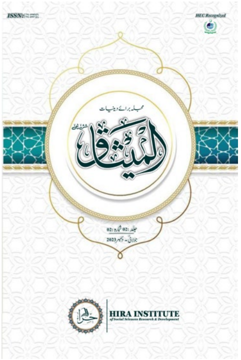

تصوف میں جمالیات کا تصور

Aestheticism in Ṣūfism

1. Dr Anwar ud Din Kaka anwarkaka002@gmail.com	*Assistant Professor, Government Degree Boys College, Karachi.*
2. Dr Sher Mehrani shermohammad@uok.edu.pk	*Assistant Professor, Department of Sindhi, University of Karachi.*
3. Umm e Hani Sindhu umehanee@sbbusbs.edu.pk	*Lecturer, Department of Sindhi, Shaheed Benazir Bhutto University, Shaheed Benazir Abad.*

How to Cite:	Dr Anwar ud Din Kaka, Dr Sher Mehrani and Umm e Hani Sindhu. 2023: " Aestheticism in Ṣūfism". *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 2 (02):290-297.
Article History:	**Received**: 29-11-2023 · **Accepted**: 17-12-2023 · **Published**: 31-12-2023

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	CC BY — This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, اردو جرائد اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

تصوف میں جمالیات کا تصور

Aestheticism in Ṣūfism

1. **Dr Anwar ud Din Kaka**
   Assistant Professor, Government Degree Boys College, Karachi.
   anwarkaka002@gmail.com

2. **Dr Sher Mehrani**
   Assistant Professor, Department of Sindhi, University of Karachi.
   shermohammad@uok.edu.pk

3. **Umm e Hani Sindhu**
   Lecturer, Department of Sindhi, Shaheed Benazir Bhutto University, Shaheed Benazir Abad.
   umehanee@sbbusbs.edu.pk

Abstract:

The *Ṣūfī* finds his purpose in every form of beauty, he embraces this aesthetic world in nature's beautiful sights, beautiful faces, waterfalls, colors, lights and enchanting sounds, which he has to explore and feel. The main teaching of the *Ṣūfī* is to look at or contemplate the components, creation and creation of beauty in order to capture the manifestation (*Ḥasan Muṭlaq*) of the real essence of beauty. In this way, a person will reach this great world of aesthetics, where the original source of beauty and beuaty in its totality encompass. The life that will be spent under the influence of this beauty will have the pleasures from which a person will never want to exit and will always prefer to stay in such beautiful and blissful world of aesthetics. This paper delves into the intricate relationship between aesthetics and spirituality within the context of *Ṣūfism*, the mystical branch of Islam. Drawing upon a rich tapestry of *Ṣūfī* literature, poetry, and practices, it examines how the pursuit of beauty serves as a central tenet in the spiritual journey of *Ṣūfī* practitioners. The paper explores various aspects of *Ṣūfī* aesthetics, including the symbolism of art and architecture, the use of music and poetry as vehicles for spiritual elevation, and the cultivation of inner beauty through mystical practices. Furthermore, it investigates how Sufi aesthetics emphasize the importance of love, harmony, and unity as fundamental principles underlying the universe's beauty.

Keywords: *Ṣūfsm, Aesthetics, Ṣūfī Aeasthetics, Spiritual Elevation, Love, Harmony.*

تمہید

تصوف کا شمار دنیا کے ان طریقوں، رویوں، علوم اور نظریات میں ہوتا ہے جن پر بہت زیادہ لکھا اور بحث کیا گیا ہے اور نہ صرف اس پر لکھا اور بحث کیا گیا بلکہ وہ بہت مقبول بھی ہوا ہے۔ اس کی بڑی وجہ تصوف کی اپنے اندر موجود وہ لچک ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا کے کونے کونے میں بہت مقبول و مشہور ہے۔ دنیا جو اب جدید ٹیکنالوجی کے بعد بہت زیادہ بدل چکی ہے روز بروز نئے نظریات بھی سامنے آرہے ہیں پر ان باتوں کے باوجود تصوف پر کوئی قیاس آرائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے تصوف بہت بڑے پیمانے پر مانا گیا ہے۔[1]

دیکھا جائے تو دنیا میں ہر گروہ، ہر طبقے کی اپنی ترجیحات، مفادات، مقاصد، فکر، انداز اور اپنا مزاج ہوتا ہے۔ انسانیت میں مرکزی نکتہ ہمیشہ محبت ہی ہوتی ہے جو انسان کی اصلی پہچان بھی ہے۔ تصوف بھی سراسر اسی پیار، محبت پر مبنی ہوتا ہے اس لیے اس کی

اصل منزل، معراج اور مینارانسانیت اور محبت ہے۔یونان کے عظیم دانشمندوں سے لے کر عرب، ایران، چین، جاپان اور برصغیر تک کے تمام علماء نے تصوف پر خوب قلم اٹھایا۔ مختلف علماء، دانشوروں اور اہلِ علم لوگوں نے تصوف سے متعلق مختلف آراء دی ہیں جن میں کہیں اختلاف ہے تو کہیں ان میں یکسانیت بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ جن نکات پر تصوف کے بیشتر عالم متفق ہیں ان میں ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں کے ذریعے مالک کا دیدار کرنا، خود کو دنیاوی نفرتوں، بے جا آسائشوں کی طلب، مختلف معاملات سے مستثنیٰ رکھنے اور مخلوقِ خدا سے بغیر کسی فرق اور غرض کے پیار کرنے کا عمل شامل ہے۔یعنی قریب ترین تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ تصوف کی ماہیت، اصلیت، اساسیت، جوہر، تصور بھلے کہیں سے بھی شروع ہو پر اس کا اصل میں اپنے سالک سے صحبت میں رہنا اس کی تخلیق شدہ مخلوق سے پیار کرنا اور دل سے غلط فہمیاں، خوش فہمیاں، بغض، توہم پرستی، شرک، لالچ، کسی حقدار کی حق تلفی کرنا ،سیاسی، سماجی، معاشی اور یہاں تک کے اخلاقی کرپشن جیسی بڑی برایوں کے خلاف لڑنا اور ان کو ختم کرنے کا نام تصوف ہے۔ تصوف سے متعلق کچھ اہم آراء کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔خواجہ شمس الدین عظیمی لکھتے ہیں کہ:

> تصوف ایک ایسا علم ہے جو روح میں بالیدگی پیدا کرتا ہے اور مخلوق کو خالق کے قریب کرتا ہے۔روحانیت اور تصوف کے رستے کا مسافر باطنی کیفیات اور مشاہدات سے اللہ پاک کو دیکھ لیتا ہے اور اسی اللہ پاک سے ہم کلامی کا شرف نصیب ہو جاتا ہے۔[2]

عمیق مطالعہ اور بحث کے باعث "اللمع فی التصوف" کا شمار تصوف سے متعلق اولین اور مستند کتب میں ہوتا ہے۔اس میں تصوف سے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے۔نہ صرف اس کتاب کے مصنف ابو نصیر السراج طوسی نے خود تصوف سے متعلق لکھا ہے بلکہ اس سے قبل دوسرے علما کی تصوف سے متعلق آراء کو بھی بیان کیا ہے۔چنانچہ اس کتاب میں جنید بغدادی کے استاد محمد بن علی نے تصوف سے متعلق جو کہا وہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے کہ:

> تصوف ان کریمانہ اخلاق کا نام ہے جو کسی کریم زمانہ شخص سے شریف لوگوں کے سامنے ظہور پذیر ہوں۔[3]

نیز خود جنید بغدادی تصوف سے متعلق فرماتے ہیں کہ:

> تصوف یہ ہے کہ تو اللہ پاک کے پاس بغیر کسی تعلق کے رہے۔[4]

جنید بغدادی نے صوفیائے کرام میں آٹھ پیغمبرانہ صفتوں کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ان کے مطابق صوفیائے کرام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی سخاوت ہونی چاہیے۔جب کہ صبر میں صوفی حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح ہو جنہوں نے مصیبت کے پہاڑوں کو برداشت کیا۔اشاروں میں حضرت زکریا علیہ السلام کی طرح ہونا چاہیے جنہوں نے تین دنوں تک اشاروں میں باتیں کیں۔غربت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح ہو جنہوں نے اپنے ملک میں تارِکین وطن کی طرح زندگی گذاری، لباس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہو جو اون سے بنا ہوا لباس پہنتے تھے، سیر سفر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہو جنہوں نے خدا کی راہ میں تنہا سفر کیا اور خود ساتھ صرف ایک کٹورا اور کنگی رکھی پر جب کسی آدمی کو ہاتھوں سے پانی پیتے اور انگلیوں سے کنگھی کرتے دیکھا تو کٹورا اور کنگھی پھینک دی۔درویشی میں صوفی کو حضور اکرم ﷺ کی طرح ہونا چاہیے جو کہ دونوں جہانوں کے سردار ہوتے ہوئے بھی کئی کئی دن روزے کی حالت میں گزارتے ۔یونیورسٹی آف غزیانٹیپ (University of Gaziantep) کے پروفیسر کبلی اکمن (KubilayAkman) اپنے ایک مضمون میں صوفی ازم سے متعلق لکھتے ہیں کہ:

> Sufism is the spiritual path and mystical way in Islam that leads the

seekers towards divine knowledge (haqiqa).[5]

تصوف اسلام کا ایسا عارفانہ اور روحانی راستہ ہے جو کہ حقیقت کا پتہ دیتا ہے۔

دوسری جانب کچھ علماء نے ظاہری و باطنی طریقوں سے موازنہ کیا ہے اور تصوف کا تعلق اندرونی یا بیرونی عمل سے ظاہر کیا ہے۔ یا بعض حضرات عمل کے اندرونی مقصد کو تصوف کے زمرے میں شامل کرتے ہیں۔

Sufi or mystical Islamic philosophy rests on the basic distinction between the inner and the outer.[6]

یعنی تصوف اصل میں باطن وظاہر میں موجود فرق کے بنیاد پر کھڑے اسلامی فلسفے کا نام ہے۔

تصوف اپنے اندر موجود فلسفے کے بنیاد پر متعدد مذہبوں میں مشہور ہوا ہے۔ تصوف کی بنیادی خصوصیات میں خدا یا خالق کو انسان کی جانب سے محبوب بنانا ہے اور کل مخلوق کو خدا کی تخلیق سے اس کا خاندان تصور کرنا ہے۔[7] تصوف کو ایسا رہنما علم سمجھا گیا ہے جو اس پر عمل کرنے والے کو کبھی بھی گمراہ نہیں ہونے دیتا۔ اس پر عمل کرنے والا دنیا کی پریشانیوں سے آزاد رہتا ہے۔ اس کے تحت ظاہر سے زیادہ باطن کو اہمیت دی جاتی ہے۔ تصوف پر عمل کر کے انسان اپنے خدا تک رسائی حاصل کرتا اور عملی طریقے سے خدا سے ملتا ہے۔ تصوف میں انسان کی ساری توجہ خدا کی ذات پر رہتی ہے اور وہ ہر وقت اس کی خوشبو محسوس کرتا رہتا ہے۔

انسان کی فطرت میں مختلف جبلتیں (Instinct) ایسی ہیں جن سے نجات بے حد مشکل ہے۔ صوفی ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں کے ذریعے لالچ، خواہشات، کمزوریوں اور مجبوریوں سے خود کو پاک کرتا ہے جب انسان میں پاک جذبے پیدا ہوتے ہیں تو اپنی تار خالق سے ملاتا ہے۔ دنیا میں موجود مظہرات، واقعات، حقائق اور رونما ہونے والے حادثات کو بھی اس وجودِ مطلق (خدا) کی طرف سے سمجھنا تصوف ہے۔ تصوف جیسا کہ خدا کو پہچاننے کا راستہ ہے اور یہ راستہ سنجیدگی سے سوچنے والوں کو ہی ہاتھ آتا ہے۔

جمالیات اور تصوف کا باہمی تعلق

تصوف جتنا دقیق اور گہرا ہے اتنا ہی اس میں جمالیات کا تصور ہمہ گیر، وسیع اور ارواح کو چھونے والا ہوتا ہے۔ تصوف کا تعلق جیسا کہ انسان کی روحانی دنیا سے ہے اس لیے اس میں جمالیات کا تصور بھی روحانی جستجو سے منسلک ہے۔ انسانی روح نے ہمیشہ خوب تر کی تلاش کی ہے اور وہ تلاش روح کو عرفان کے درجے پر پہنچاتی ہے جہاں وہ حسنِ مطلق یعنی خدا کا دیدار کرتا ہے۔ تصوف میں ظاہری حسن یا خوبصورتی تمثیلی طور پر جانی جاتی ہے جو کہ خدا کی خوبصورتی کا حصہ ہے۔ تصوف کے مطابق یہ کائنات خدا کا مظہر ہے جس کے ذرے ذرے میں اس حقیقی مالک کا جلوہ سمایا ہوا ہے۔ کچھ صوفی تو مخلوق کو خدا کی "عیال" سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ خدا نے اپنے وجود کو اس کائنات کے ہر ذرے میں بھر دیا ہے۔ اس لیے اس کائنات کا ہر ذرہ حسین اور صوفی اس خوبصورتی کی سدا تعریف کرتا ہے کیونکہ وہ ہر وقت اس خوبصورتی کے زیرِ اثر رہتا ہے۔ امیر خسرو کے مطابق:

تیرا روپ آذر کے بتوں کو للچا رہا ہے میں تیری خوبصورتی کی جتنی بھی تعریف کروں تیری خوبصورتی میری تعریف سے بہت ہی اوپر ہے۔[8]

امیر خسرو نے اس نظم میں اس سالک کی خوبصورتی کی بات کی ہے جس کو صوفی اپنے آپ میں آئینے کی طرح واضح محسوس کرتا ہے۔ تصوف کے مطابق حسن جو کہ خدائی جلوہ ہے اس لیے اس کو کوئی فنا نہیں بلکہ وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ خوبصورتی روح کی طرح اشیاء میں قید ہوتی ہے جب کہ وہ اشیاء اپنا وجود کھو دیتی ہیں تو خوبصورتی اپنے اصل کی جانب لوٹ جاتی ہے۔ خوبصورتی کا اصل خدا کی ذات ہے اور چیزوں کے فنا ہونے کے بعد خوبصورتی خدا کی جانب لوٹ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق یا سچ پر موت حرام ہے

اور خوبصورتی اپنے آپ میں خدائی گر اور حق ہے اس لیے وہ فنا نہیں ہوتیں۔ تصوف کی تعلیمات کے مطابق حسن اصل میں مختلف چیزوں، عوامل، ہنر اور فطرت کی "جمالیاتی روح" ہے جسے ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے مطابق:

جمالیاتی روح اگر نہ ہوتو دنیا قبیح، زندگی اسیر و حزین اور اجیرن ہوتی۔ دنیا میں رنگ و نور ہوتا نہ جلال و جمال۔[9]

صوفی اپنے تخیل، علم، ریاضت، مراقبے، مجاہدے، مسلسل تلاش و جستجو کے ذریعے اپنی جدا دنیا بناتا ہے جس میں فراریت ہر گز نہیں۔ کچھ علماء نے اسلامی تصوف اور ویدانیت میں فرق کی بنیاد اس بات پر رکھی کہ ویدانیت میں فرار، گوشہ نشینی اور تارک الدنیا ہونے کا کہا گیا ہے اور اس کا باقاعدہ پرچار بھی کیا گیا ہے جب کہ اسلامی تصوف میں ریاضت، مراقبہ اور مجاہدہ کے باوجود مخلوق سے محبت اور خلقِ خدا کی خدمت کا راستہ بتایا گیا ہے۔ اسی میں تصوف کا حسن اور دلکشی سمائی ہوئی ہے کیونکہ تصوف انسانی ذات سمیت تمام مخلوق کو "خدا کا خاندان" سمجھ کر ان سے پیار کا درس دیتا ہے۔ پیار تصوف کا بنیادی پیکر بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ تصوف کا اصل محور پیار اور محبت ہی ہے۔ اسی بنیاد پر تصوف کو محبت کا مذہب (Religion of love) کہا جاتا ہے یعنی جب خدا اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے، اپنے وجود کے منکرین تک کو رزق بھی دیتا ہے تو پھر ہم کون ہوتے ہیں ان کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والے؟ تصوف کی بنیاد محبت، پیار اور عشق پر ہے اور خوبصورتی، پیار، محبت اور عشق کا اصل محور اور منزل ہے۔ عشق وہیں جنم لیتا ہے، جہاں خوبصورتی جنم لیتی ہے۔

تصوف کا مقصد سچ، خوبصورتی، دانشمندی اور علم کی تلاش ہے۔ تلاش اور دانشمندی صوفی کو حسنِ مطلق کی جانب لے جاتی ہے۔ انسان خوبصورتی کی تلاش کرتا ہے اور خوبصورتی اس کے اندر موجود ہوتی ہے جس کو کوئی "تزکیہ نفس" اور دوسری ریاضتوں کے ذریعے تلاش کر لیتا ہے۔ تصوف میں تزکیہ سے باطن کو پاک صاف کرنا اور نفس کو اس کے قابل بنانے کی مراد لی جاتی ہے جہاں حسن مطلق (خدا) اپنا جلوہ سماتا ہے کیونکہ جب نفس پاک ہوتا ہے تو خوبصورتی اسے اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ گویا کہ حسن مطلق، تصوف کی جمالیاتی اصل ہے۔ اسی لیے امیر خسرو نے کہا کہ:

جمال مطلق آمد جلوہ آہنگ
مقید گشت رنگ بصدِ رنگ[10]

یعنی جب حسن مطلق یا ابدی خوبصورتی اپنا جلوہ سمانا چاہے تو وہ اپنے حسن کے رنگ کو سینکڑوں رنگوں میں پھیلا دیں یا سینکڑوں رنگوں کے سانچے میں اپنی خوبصورتی کے اصل رنگ کو۔ تصوف کے مطابق حسن حقیقی یا اصلی خوبصورتی کے طالب اپنے عشق کے سوز کے ذریعے حسن مطلق کا دیدار کرتے ہیں۔ صوفی جب شریعت کے تمام اصولوں میں کمال حاصل کر کے طریقت اور معرفت کے دائرۂ کار میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے دل شیشے کی طرح ہو جاتے ہیں جس میں یہ ساری کائنات نظر آتی ہے۔ صوفی جب اپنی نفسیانی خواہش کو کچلتا اور باقی مخلوق سے محض خدا کے لیے پیار کرتا ہے تو اس میں خدا کا جلوہ سماتا ہے۔

صوفیاء کا خیال ہے کہ جیسے خدا تعالیٰ اپنے فیض و کرم سے مری ہوئی دھرتی کو دوبارہ شاداب کر کے زندہ کر سکتا ہے اسی طرح وہ اپنی جمیل صفات کی "نور باری" بھی کرتا ہے البتہ وہ نور باری صرف ان دلوں پر کرتا ہے جو خالق کی اطاعت میں نرم اور سوز و گداز سے بھرپور نظر آتے ہیں۔ جب پاک صاف دلوں پر ایسی نور باری ہوتی ہے تو وہ دل جمالیاتی ثروت اور خوشیوں سے بہار بہار ہو جاتے ہیں اور صوفی اپنے اندر بڑی تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ صوفی مسلسل ریاضتوں، عبادات اور مراقبوں کے بعد صرف ایک ہی مطالبہ کرتا ہے اور وہ یہ کہ اصل خوبصورتی کا تمثیل میں کوئی دیدار محسوس کرے۔

قریب ترین تمام صوفی اس بات پر متفق ہیں خدا جب اپنی مخلوق میں اپنی خوبصورتی کا جلوہ دیکھتا ہے تو اس کے جواب میں بندے کا اشتیاق اور تڑپ دیکھ کر اپنا آپ سماتا اور حسنِ حقیقی کا دیدار صوفی کو مزید بے قرار کر دیتا ہے اور وہ وجد میں آ کر شاعری کرنے، گانا گانے اور ناچنے لگتا ہے۔ صوفیانہ شاعری، گائیکی اور رقص کی محفلیں صوفیانہ جمالیات کے اہم نکات ہیں۔ صوفی جب عارفانہ کلام سنتے ہیں تو وہ اس کے جمالیاتی اثر کے تحت جھومنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ وجد کی ایسی کیفیت میں آ جاتے ہیں جہاں انہیں کسی کی بھی پرواہ نہیں رہتی۔ ڈاکٹر اینمیری شمل نے صوفیانہ سماع میں شمولیت کے وقت طاری ہونے والی کیفیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

> We were slowly drawn into the sea of music and of whirling and lost ourselves in the rhythm, the sound, and the spirit.[11]

ہم آہستہ آہستہ موسیقی کے بھنور میں ڈوب گئے اور اپنے آپ کو تال، آواز اور روح میں کھو دیا۔

کیف اور وجود کی کیفیت میں لے جانا اصل اس کلام کا کمال ہے جس میں وجدانی جمال موجود ہے جس کی مکمل تشریح کرنا ناممکن ہے۔ اسی طرح صوفی عارفانہ اثر کو بیان کرنے سے قاصر ہوتے ہیں پر اس کے زیرِ اثر وہ وجد کی کسی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف اتنا بلکہ متعدد مفکرین نے تو یہاں تک بھی کہا ہے کہ تصوف ناقابل بیان ہے۔ یہ ایک کیفیت کا نام ہے جسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے اس کو مکمل طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔[12] صوفی کے عشق میں وجدانی جمال کا جلوہ سماجاتا ہے اور اپنے وجود کو بھول جاتا ہے۔ اس کا دل آنکھیں بن جاتی ہیں جس سے وہ اس مطلق خوبصورتی کی تجلی کا دیدار کرتا ہے۔

> With love the heart becomes the eye.[13]

پیار کی وجہ سے دل آنکھ بن جاتا ہے۔

اس صورت میں صوفی اپنے اندر ایک دوسرا وجود محسوس کرتا ہے۔ وہ دل میں خوبصورتی کے جوہر کو سماتا ہے۔ اس دوران وہ ایک ایسے تجربے سے گزرتا ہے جو اس کی ساری عمر پر طاری ہو جاتا ہے اور صوفی عمر بھر اس کیفیت اور خوبصورتی کے زیرِ اثر رہتا ہے اس کے لیے سب کچھ اس کی روحانی دنیا بن جاتی ہے۔

> In the world of the ideal the spiritual is materialized and the material is spiritualized, which is only visible with the eye of the imagination.[14]

مثالی دنیا میں روحانی کو مادی اور مادی کو روحانی بنایا جاتا ہے جو صرف تخیل کی آنکھ سے نظر آتا ہے۔

وہ جیسا کہ اس دنیا کو چھونے کے قابل عکس یا ماہیت سمجھتا ہے اس لیے وہ اس دنیا اور اپنے تعلقات کو عقل کی بنیاد پر نہیں پرکھتا۔ صوفی سب کچھ اپنے دل کے ذریعے کرتا ہے۔ صوفی ازم کی جمالیات کا ایک دوسرا اہم عنصر اس میں موجود تضادات میں بھی ہے۔ وہ ایک ہی وقت موت کو زندگی، اندھیرے کو روشنی، روشنی کو اندھیرا، خلوت کو جلوت اور جلوت کو خلوت محسوس کرتا ہے۔ یہ سب تصوف میں موجود ہمہ گیر جمالیات کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ صوفی ازم میں جیسا کہ متعدد تہذیبوں اور ثقافتوں کے لوگ آتے ہیں اس لیے جمالیات کی جہتیں بھی اتنی ہی وسیع ہوتی ہیں۔ گویا کہ صوفی ازم جمالیات کے مختلف نمونوں کے ہجوم کا نام ہے جس میں وجدانی جمال بھی ہے اور فطری جمال بھی، عقلی خوبصورتی بھی ہے اور اندرونی خوبصورتی بھی، فکری خوبصورتی بھی ہے اور فنی خوبصورتی بھی۔ تصوف کے رویے نے اپنے آپ میں موجود لچک کی وجہ سے دنیا کے تمام مذاہب کو متاثر کیا ہے۔ تصوف یا اس سے ملنے جلنے والا یہ رویہ دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہے۔

> Each religious tradition can certainly be said to contain mystical and spiritual dimensions, yet the exact content and meaning of these dimensions should not be conceived as unchanging essences; instead the mystical and the spiritual need to be discovered, described and analyzed in particular contexts.[15]

ہر مذہبی روایت کو یقینی طور پر صوفیانہ جہتوں پر مشتمل کہا جا سکتا ہے لیکن ان جہتوں کے صحیح مواد اور معنی کو غیر تبدیل شدہ جوہر کے طور پر تصور نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس کے بجائے صوفیانہ روحانیت کو خاص سیاق وسباق میں دریافت، بیان اور تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔

جمالیات کے علماء کا مشترکہ خیال ہے کہ کسی بھی قسم کی جمالیات خالص نہیں ہو سکتی۔ ہر مذہب، معاشرے اور قوم میں تہذیب وثقافت کا تبادلہ ہو تا رہتا ہے اور اسی طرح جمالیات اپنے وجود کو مختلف رویوں میں ظاہر کرتی رہتی ہے۔ جمالیات کی کوئی خاص پیمائش کہیں بھی موجود نہیں۔ تصوف جیسا کہ ایک ہمہ گیر اور عالم گیر تصور ہے اس لیے اس میں بھی جمالیات کے راستے مختلف، متضاد اور زیادہ ہیں۔ البتہ جیسا کہ صوفی ازم کا زیادہ تعلق مذہبی شدت پسندی کے بجائے روحانی دنیا سے ہے اس لیے صوفی ازم میں روحانی جمالیات کا عنصر زیادہ موجود ہے۔ صوفی اپنے دل کی تار کو اپنے خالق سے جوڑتا ہے اور اس کی رگیں رباب کی طرح بج کر اپنے خالقِ حقیقی کے گن گاتی ہیں اور وہ اپنی روحانی رموز سے "حسنِ مطلق" یا ازلی خوبصورتی سے ہم کلام رہتا اور اس کا وجود سراپا ہے۔

حاصل ونتائجِ بحث

تصوف کی اصل تبلیغ یہ ہے کہ خوبصورتی کے اصلی جوہر کے مظہر (حسن مطلق) کو سمانے کے لیے اس کے اجزا، تخلیق اور مخلوق کو دیکھا جائے یا اس پر غور کیا جائے۔ یعنی حسن کل کو حسن جز میں دیکھنا چاہیے اور پھر اپنے اندر فطرتاً موجود جمالیاتی امتیاز سے ان کو سوچا اور فکر کی جائے۔ اس طرح انسان جمالیات کے اس عظیم جہان میں پہنچ جائے گا جہاں خوبصورتی کا اصل سرچشمہ اور حسن مطلق ہے۔ اس تصور کے زیرِ اثر جو زندگی گذرے گی اس میں کیف اور سرور کی ایسی لذتیں ہوں گی جن سے انسان کبھی نکلنا نہیں چاہے گا اور ہمیشہ اس میں رہنا پسند کرے گا۔ صوفی ازم ایسا ہی جمالیاتی جہان پیدا کرنے کی بات کرتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 Riazul Islam, Dr, **Sufism in South Asia**, (Oxford: Oxford University Press, 2003, 2nd edition), P.18.

2 عظیمی، خواجہ شمس الدین، **احسان اور تصوف**، (ملتان: شعبہ علومِ اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، 2004ء)، ص 1۔

3 الطوسی، ابونصر سراج، **اللمع فی التصوف**، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی 1986ء)، ص 59۔

4 ایضاً۔

5 Kubilay Akman, **Sufism: spirituatily and sustainability: Rethinking Islamic Mysticism through Contemporary Sociology**, Journal of US- China public Adminstration, Aug.2009, V.6, P. 47.

6 Oliver Leaman, Peter S. Groff, **Islamic Philosophy**, (Edinburgh: University Press, 2007), P. 218.

7 چشتی، یوسف سلیم، **تاریخ تصوف**، (لاہور: دار الکتاب، 2013ء)، ص 13۔

8 شکیل الرحمان، ڈاکٹر، **امیر خسرو کی جمالیات**، (دہلی: دہلی پبلشنگ ہاؤس، 1996ء)، ص5۔

9 Kubilay Akman, **Sufism: spirituatily and sustainability: Rethinking Islamic Mysticism through Contemporary Sociology**, Journal of US- China public Adminstration, Aug.2009, V.6, P. 48.

10 شکیل الرحمان، **امیر خسرو کی جمالیات**، ص63۔

11 Schimmel Annemari, **The Balance of Truth**, ***Role of music in Islamic mysticism***,(Sydney: Allen and A Unwin Ltd. 1957), P.10.

12 Adonis, **The Sufi Aesthetic Dimension, Sufism and Surrealism**, (Madrid: 2008), P.30.

13 Ibid, P.43.

14 Ibid, P.42.

15 Ahmet. T. Karamustafa, **Sufism: The formative period**, (Edinburgh: University Press, 2007), P.8.